# سانحات و وفیات

(ادارہ)

پچھلے شمارے کی اشاعت کے بعد سب سے بڑا سانحہ اس ملک میں علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان کے ہم سفروں کا وہ شدید ابتلا ہے جس میں علامہ صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کے علاوہ ۸ شہدا کے جنازے بیک وقت پڑھے گئے۔ بعد میں ایک اور صاحب شہید ہو گئے اور زخمی تو بہت زیادہ تھے۔ مقام گفتگو اور دلیل کا تھا اور دشمنانِ دین و وطن نے بارود اور آگ کا ماتمی کھیل رچایا۔ ایمان کا توڑ سپر پاورز کے پاس بھی بارود کے سوا کچھ نہیں، مگر نخلِ ایمان پھر نخلِ ایمان ہے ——

"برق گرتی ہے تو کچھ اور ہرا ہوتا ہے۔"

ایک بات ہم وضاحت سے کہہ دینا چاہتے ہیں کہ علمائے دین میں سے کسی کو ہم سے کچھ بھی اختلاف ہو اور خواہ ہمارے لیے سخت ترین نقطۂ نظر اور تلخ ترین اندازِ بیان رکھتا ہو، ہم ان کے احترام کو معاشرے میں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو اگر اختلافات یا انتقام یا تحزب کے تحت کوئی نشانہ بنائے تو ہم ایسی حرکت کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ طاغوتی طاقتیں اسلامی قوتوں کو برباد کر کے جبراً ہم کو لادینیت میں جکڑ دینا چاہتی ہیں۔ مگر ایسا کبھی نہ ہوگا، فتنہ گر اور سازشی اور قاتل اور تشدد کیش قوتیں خائب و خاسر ہوں گی۔

زندہ جمہوری حکومتیں اپنی تیز بین نگاہوں سے ایسے کرب انگیز جرائم کے مجرموں کو سات براعظموں کے آخری سروں تک دیکھ لیتی ہیں۔ اور اپنے لمبے بازوؤں سے وہ انہیں مشرقین و مغربین سے کھینچ بلاتی ہیں۔ مگر یہاں کی اعجوبگیوں کو سمجھنے کی لیاقت ہم نہیں رکھتے۔